سوال

(33)بینکوں میں کرنسی کی خریدوفروخت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلامی بینکوں میں بین الاقوامی سکوں (ForeignCurrency) کے لین دین کا جو طریقہ رائج ہے کیا یہ طریقہ شریعت کی نظر میں جائز ہے؟پہلے میں اس طریقے کی وضاحت کردوں تاکہ جواب دینے میں آپ کو آسانی ہو۔

1۔کوئی بھی اسلامی بینک سب سے پہلے اس فارن کرنسی کا انتخاب کرتا ہے،جسے وہ خریدنا یا بیچنا چاہتا ہے۔یہ انتخاب عالمی منڈیوں سے جڑے ہوئے نیٹ ورک کو دیکھ کر عمل میں آیا ہے۔فرض کرلیں کہ اسلامی بینک نے خریدنے کےلیے امریکی ڈالر کا انتخاب کیا۔

2۔فرض کرلیں کہ اسلامی بینک برطانیہ میں واقع برٹش بینک سے ڈالر خریدنا چاہتا ہے۔ڈالر خریدنے کےلیے ضروری ہے کہ وہ برٹش بینک کو کوئی دوسری فارن کرنسی فروخت کرے۔فرض کرلیں کہ ڈالر خریدنے کےلیے اسلامی بینک برٹش بینک کو جرمن مارک فروخت کرتا ہے۔اگرایک ڈالرتین جرمن مارک کے برابر ہے تو اسلامی بینک برٹش بینک سے ایک کروڑڈالرخریدنے کےلیے اسے تین کروڑجرمن مارک فروخت کرتا ہے۔

3۔کرنسی کے انتخاب کے بعد اسلامی بینک برٹش بینک کو اس بینک کے بارے میں مطلع کرتا ہے،جس سے اس کا ہمیشہ لین دین رہتا ہے(مثلاً امریکہ میں واقع بینک آف امریکا) برٹش بینک ایک کروڑامریکی ڈالر کی رقم بینک آف امریکہ میں اسلامی بینک کے نام جمع کرادے۔اسی طرح برٹش اسلامی بینک کو اس بینک کا نام بتاتا ہے جس سے اس کا لین دین ہوتا ہے(مثلاً جرمنی میں واقع فرنکفرٹ بینک)تاکہ اسلامی بینک تین کروڑجرمن مارک فرنکفرٹ بینک میں برٹش بینک کے نام سے جمع کردے۔

4۔اس کے بعد دونوں بینک ایک دوسرے کے نام سے مذکورہ بینکوں میں مذکورہ رقم جمع کردیتے ہیں اوراس طرح خریدوفروخت کا عمل پورا ہوتا ہے۔واضح رہے کہ خریدوفروخت کا یہ عمل کبھی منٹوں میں پورا ہوجاتا ہے اور کبھی چند گھنٹوں میں لیکن زیادہ سے زیادہ 48 گھنٹوں کے اندر اندر کیوں کہ اس کے بعد یہ خریدوفروخت نقد(Cash) نہیں کہلاتا ہے بلکہ ادھار(Credit) کہلاتاہے۔کرنسیوں کی اس طرح خریدوفروخت کیا شرعاًجائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال کا میں نہایت مختصر جواب پیش کررہاہوں اورامید کرتا ہوں کہ یہ مختصر جواب آپ کےلیے کافی اور تسلی بخش ہوگا۔

کرنسیوں کی خریدوفروخت میں شرعی اصول یہ ہے کہ یہ لین دین نقد(Cash) ہو جیسا کہ مختلف صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ادھار(Credit) کا معاملہ کرنسیوں کے لین دین میں

جائز نہیں ہے۔ کیونکہ کرنسیوں کی قیمتیں مسلسل گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اور کوئی ضروری نہیں ہے کہ آج جو کرنسی جس قیمت پر خرید ی جارہی ہے کل بھی اس کرنسی کی وہی قیمت ہو۔

رہی یہ بات کہ نقدلین دین کی کون کون سی صورتیں جائز ہوسکتی ہیں تو یہ معاملہ شریعت نے عرف عام پرچھوڑدیا ہے۔ عرف عام میں نقد لین دین کی جو شکل رائج ہوگی وہ شرعاً جائز ہوگی۔

دور حاضر میں کرنسیوں کا نقدلین دین بینکوں کے واسطے سے ہوتا ہے جیسا کہ آپ نے سوال میں واضح کیا ہے اس لیے شرعاًیہ طریقہ جائز ہے۔ البتہ اسلامی بینک خریدی ہوئی کرنسی اس وقت تک فروخت نہیں کرسکتا جب تک اس کرنسی پر اس کا قبضہ نہ ہوجائے۔ یعنی یہ کرنسی اس کی تحویل میں نہ آجائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی ومعاشی مسائل، جلد:2، صفحہ:205

محدث فتویٰ